

۶۔ شرح :- فرماتے ہیں، اے محبوب! تیرے گھر کی بہار، رونق اور دلآویزی بہشت میں کہاں ہوگی؟ میں وہاں پہنچوں گا اور تیرے گھر کی یاد تازہ ہوگی تو بہشت کے دربان سے لازماً میری لڑائی شروع ہو جائے گی اور نہایت ہنگامہ خیز لڑائی ہوگی۔ لڑائی کے سبب دو ہو سکتے ہیں۔ "اول میں کہوں گا، محبوب کا گھر بہشت سے بدرجہا بہتر ہے۔ رضوان کہے گا، تم غلط کہتے ہو، بہشت جیسی چیز کہیں موجود نہیں۔ دوسرا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ میں بہشت سے نکلنا چاہوں گا تاکہ تیرے گھر پہنچ جاؤں اور رضوان روکے گا، مجھے نکلنے نہ دے گا، اس طرح ہاتھ پائی سے لڑائی کی نوبت ہو جائے گی۔

۷۔ شرح :- جب میرے پہلو میں جگر صحیح سالم موجود تھا تو اس کے بل بوتے پر جس طرح چاہتا تھا، فریاد کر لیتا تھا۔ اب مدت ہوئی، جگر خون ہو کر رہ گیا، صرف دل میرے پاس رہ گیا۔ اس میں اتنی طاقت ہی نہیں کہ فریاد کی بنیاد بن سکے۔ نیز وہ اس لیے ساتھ نہیں دیتا کہ میں آہ و فریاد کروں گا تو محبوب کی رسوائی ہوگی۔ اس سے سخت تنگ آگیا ہوں اور مجھے جگر یاد آرہا ہے۔

۸۔ شرح :- میرا خیال پھر تیرے کوچے کی طرف جا رہا ہے۔ شاید اسے گم شدہ دل یاد آگیا اور اس لیے ادھر جا رہا ہے کہ دل وہاں مل جائے گا۔ کیونکہ اس کے گم ہونے کی اور کوئی جگہ تو ہو ہی نہیں سکتی۔

۹۔ شرح :- خواجہ حالی فرماتے ہیں :

"اس شعر سے جو معنی فوراً متبادر ہوتے ہیں، وہ یہ ہیں کہ جس دشت میں ہم ہیں، وہ اس قدر ویران ہے کہ اسے دیکھ کر گھر یاد آتا ہے، یعنی خوف معلوم ہوتا ہے۔ مگر ذرا غور کرنے کے بعد اس سے یہ معنی نکلتے ہیں کہ ہم تو اپنے گھر ہی کو سمجھتے تھے، ایسی ویرانی کہیں نہ ہوگی، مگر دشت بھی اس قدر ویران ہے کہ اسے دیکھ کر گھر کی ویرانی یاد آتی ہے۔"

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں : "دشت کی ویرانی میں مبالغہ اس لیے کیا کہ گھر کی ویرانی میں زیادتی لازم آئے، یعنی دشت میں ایسی ویرانی ہے، جیسی بعینہ میرے گھر